محمد عثمان لدھیانوی (نمائندہ خصوصی "اخبار نو" لدھیانہ (انڈیا))

پنجاب میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں عروج پر
لدھیانہ میں قادیانیوں کے خلاف مسلمانوں کا عظیم الشان مظاہرہ

اس وقت پنجاب میں قادیانیوں کی سرگرمیاں عروج پر ہیں۔ جب سے جامع مسجد لدھیانہ کے شاہی امام مولانا حبیب الرحمن ثانی لدھیانوی نے قادیانیوں کے خلاف عام تحریک کا اعلان کیا ہے اس وقت سے قادیانیوں میں گھبراہٹ پھیل گئی ہے اور وہ پر تشدد کارروائیوں پر اتر آئے ہیں۔

کچھ دنوں قبل قادیانیوں نے شہر جگراؤں کے ایک گاؤں غالب رن سنگھ والا میں ۱۶ گھروں کے مسلمانوں کو قادیانی بنا دیا تھا۔ جامع مسجد لدھیانہ کے مبلغین جب اس گاؤں میں پہنچے تو گاؤں والوں نے کہا کہ آپ ۲ فروری کو اپنے علماء کرام کو لے آئیں ہم قادیانیوں کے علماء کو بھی بلالیں گے اگر آپ لوگ قادیانیوں سامنے ہمیں مطمئن کرنے میں کامیاب ہوگئے تو ہم تمام گاؤں والے واپس اپنے آبائی مذہب کی طرف آ جائیں گے۔ ۲ فروری کو لدھیانہ سے مولانا حبیب الرحمن ثانی لدھیانوی، مالیر کوٹلہ کے مفتی محمد خلیل، مولانا روشن دین و مسلم لیڈر عتیق الرحمن و تقریباً تیس افراد قادیانیوں سے مناظرے کے لئے گاؤں غالب رن سنگھ والا پہنچے مناظرہ پنجابی زبان میں ہوا اہل اسلام کی طرف سے مولانا روشن الدین نے ابتدا کی۔ قابل ذکر ہے کہ اس گاؤں میں قادیانیوں نے لوگوں کو بڑی رقم دے کر اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔ اور گاؤں والوں سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم آپ کو گاؤں میں مسجد بنانے کے لیے ۳ لاکھ روپے دیں گے لیکن مناظرہ کے بعد ۱۰ گھر واپس اسلام میں داخل ہوگئے اور قادیانیوں کو ہار کا منہ دیکھنا پڑا۔

رمضان میں مولانا حبیب الرحمن ثانی لدھیانوی نے مسلمانوں سے اپیل کی تھی کہ وہ قادیانیوں کی طرف سے دیے گئے اوقات پر نہ تو روزہ رکھیں اور نہ افطار کریں اس کا اشتہار بھی چھپوایا گیا، ہند سماچار میں اشتہار شائع ہوتے ہی مولانا کے گھر دھمکی آمیز فون آنے لگے جن میں گالیاں بھی دی گئیں۔

جگراؤں کے گاؤں غالب رن سنگھ والا میں ۱۰ گھروں کے واپس آنے پر قادیانیوں میں کھلبلی مچ گئی قادیانیوں نے دوبارہ تبلیغ شروع کی اور چار گھروں کی عورتوں کو اپنے حلقۂ اثر میں لے لیا مولانا ثانی کو جب یہ خبر پہنچی کہ گاؤں میں قادیانی مولوی نے مسلم عورتوں کو اپنے اثر میں لینا شروع کر دیا ہے تو اس پر فوراً ایکشن لیتے ہوئے مولانا کی اہلیہ اور ان کے بھائی کی بیوی (جو عالمہ ہیں) دیگر عورتوں کو لے کر گاؤں غالب رن سنگھ گئیں اور قادیانیوں کے اثر میں آئی مسلم عورتوں کو سمجھایا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ باقی گھر بھی ۸ فروری کو اسلام میں لوٹ آئے اور انہوں نے وہاں قیام پذیر قادیانی مولوی کو گاؤں چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ قادیانیوں نے اس بات سے مشتعل ہو کر ۹ فروری کی رات میں مولانا حبیب الرحمن کے گھر پر حملہ کر دیا۔

مولانا نے اس واقعہ کی اطلاع نزدیکی تھانہ ڈویژن نمبر ۳ میں دی موقعہ پر پولیس افسران آئے اور لدھیانہ کے ڈی ایس پی شری سندیپ گوگل نے مولانا کے گھر کے باہر دو پولیس مین رات کے لیے مستقل طور پر لگا دیئے لیکن اس عمل کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔ لدھیانہ کے اکثر مسلمانوں کا ماننا تھا کہ مولانا کے گھر پر یہ عملہ مولانا کے گھر کے

علاقہ کے تھانہ ڈویژن نمبر ۳ کی پولیس کی ملی بھگت سے ہوا ہے۔ اس واقعہ کے بعد مولانا نے گاؤں دیہات میں قادیانیوں کے خلاف تحریک اور تیز کر دی اور ۱۷ مارچ کو عید الاضحیٰ کے موقع پر جامع مسجد لدھیانہ میں آئے پنجاب و دھان سبھان کے اسپیکر چرن جیت سنگھ اٹوال کو ایک میمورنڈم دیا کہ پنجاب و دھان سبھا میں یہ بل پاس کیا جائے کہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں اور قادیانیوں کی طرف سے پنجاب کے گاؤں دیہات میں خرچ کئے جا رہے لاکھوں روپیہ کی جانچ کروائی جائے کہ یہ پیسہ کہاں سے آ رہا ہے اسی دوران ۲۵ مارچ کو لدھیانہ میں ساحر لدھیانوی کے نام پر سالانہ مشاعرہ منعقد ہوا۔ مشاعرہ میں قادیان سے کئی افراد آئے اور انہوں نے مشاعرہ میں بیٹھے ختم نبوت موومنٹ کے کارکنوں کی ویڈیو فلم بنانی شروع کر دی جس پر احتجاج کیا گیا وہاں تعینات ڈویژن نمبر ۳ کے اے ایس آئی بلدیو چند نے قادیانیوں کو موومنٹ کے کارکنوں کی ویڈیو فلم بنانے پر حراست میں لے لیا اور تھانہ ڈویژن نمبر ۵ لے گئے جہاں قادیانیوں سے ویڈیو فلم لے لی گئی اور حبیب الرحمن کی طرف سے شکایت درج کر لی گئی۔ قادیان سے ویڈیو فلم بنانے آئے گروپ میں برہان احمد قادیانی، نواب احمد، ملک و منیر و دیگر شامل تھے ان قادیانیوں کو دوسرے روز دوپہر کو پولیس نے تھانہ میں عارضی ضمانت لے کر چھوڑ دیا۔

دو ہفتہ قبل لدھیانہ کے علاقہ مایا پوری میں ایک قادیانی جس کا نام نصر الحق ہے مسلمانوں میں قادیانیت کی تبلیغ کے لیے گیا جب مقامی مسلمانوں کو پتا چلا کہ یہ قادیانی ہے تو لوگوں نے اسے پولیس کے حوالے کر دیا۔ جہاں سے نصر الحق پر آوارہ گردی اور مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے جرم میں جیل بھیج دیا گیا۔ ادھر ۱۵ اپریل کی شام کو آٹھ قادیانیوں نے تقریباً ۶ بجے مولانا حبیب الرحمن ثانی لدھیانوی پر ان کے دفتر میں تلواروں سے حملہ کر دیا دفتر میں مولانا کے پاس چند نوجوان بیٹھے تھے جنہوں نے دور سے ہی حملہ آوروں کو دیکھ کر دفتر کا دروازہ بند کیا حملہ آوروں نے تلواروں سے دفتر کے دروازے پر حملہ کیا جس سے دروازہ ٹوٹ گیا اتنے میں باہر شور ہو گیا کہ مولانا پر حملہ ہو گیا ہے نماز پڑھ کر واپس آتے نمازیوں نے اور جامعہ حبیبیہ کے طالب علموں نے حملہ آوروں کو گھیر لیا اور ان سے تیز دھار ہتھیار چھین لیے۔

تھانہ ڈویژن نمبر ۶ کے انچارج کو بلا کر جو اپنی پولیس پارٹی سمیت جامع مسجد پہنچے حملہ آوروں کو ان کے حوالے کر دیا گیا۔ پولیس ان کو تھانہ لے گئی مگر پولیس کی حراست میں عبد الرحیم قادیانی مر گیا لوگوں کا خیال ہے کہ وہ پولیس تشدد سے مرا ہے۔ اس کے بعد پولیس کا رویہ ایک دم بدل گیا عینی شاہدوں کے مطابق جب تھانہ میں پولیس کی طرف سے مارپیٹ کے دوران عبد الرحیم قادیانی بے ہوش ہو گیا تو پولیس اسے سول اسپتال لے گئی جہاں قادیانی دم توڑ گیا اب پولیس نے اپنی جان بچانے کے لیے اور قادیانیوں کی شہ پر الٹا مولانا کے عزیزوں اور جامع مسجد کے ذمہ داروں پر قتل کا مقدمہ درج کر دیا اور مولانا کے ساتھ تھانہ گئے مسلمانوں میں سے تین افراد کو گرفتار کر لیا۔

اس پر لوگوں میں غم و غصہ پیدا ہوا اور پنجاب کی اور ملک کی مختلف تنظیموں نے پنجاب کے وزیر اعلیٰ پر کاش سنگھ بادل سے اپیل کی ہے کہ یہ جھوٹا کیس واپس لیا جائے جس کے بعد وزیر اعلیٰ نے ڈی آئی جی لدھیانہ کو

کیس کی انکوائری کی ہدایت کی ہے قادیانیوں کی طرف سے جامع مسجد لدھیانہ پر کئے گئے اس حملہ کے احتجاج میں ۲۱ اپریل کو پنجاب کے ہر شہر میں احتجاجی ریلیاں کی گئیں۔ پنجاب کے مختلف مسلم و ہندو سکھ لیڈران نے جامع مسجد کے امام پر کئے گئے اس حملہ کی مذمت کرتے ہوئے ڈی آئی جی لدھیانہ سے انکوائری کر کے قادیانیوں کے خلاف رپورٹ درج کرنے کی مانگ کی ہے۔

مفتی پنجاب جناب فضیل احمد بلال عثمانی مالیر کوٹلہ نے ملک بھر کے علماء اور مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ تمام برادران اسلام اپنے علاقوں میں احتجاجی جلوس نکالیں اور متعلقہ ضلع حکام کو میمورنڈم دیں کہ پنجاب پولیس مسلمانوں کے خلاف درج جھوٹا مقدمہ واپس لے اور قادیانیوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

عبدالحمید نعمانی (انڈیا)

مولانا حبیب الرحمن پر قادیانیوں کا حملہ، لدھیانہ میں بدامنی پھیلانے کی سازش

جمیعت علماء ہند کے صدر، مولانا سید اسعد مدنی نے، پنجاب کے شہر لدھیانہ کی جامع مسجد کے امام مولانا حبیب الرحمن پر قادیانیوں کے مسلح گروہ کے ذریعہ کئے گئے قاتلانہ حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانی مسلح افراد کی جانب سے بار بار شہر کے امام پر قاتلانہ حملہ ریاست میں فرقہ واریت کو فروغ دینے اور بدامنی پھیلانے کی انتہائی مذموم حرکت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلح افراد میں سے عبدالرحیم قادیانی نامی شخص کی ہلاکت کی ذمہ داری امام صاحب یا ان کے بیٹے پر ڈالنا حقیقت کے خلاف اور افسوس ناک عمل ہے۔ کیوں کہ عبدالرحیم کی موت درحقیقت پولیس کے تشدد کے نتیجہ میں واقع ہوئی ہے پولیس ہلاکت کے الزام سے بچنے کے لیے واقعہ کو غلط شکل دے رہی ہے۔ مولانا مدنی نے یہ بھی کہا کہ صحیح واقعہ کو سامنے نہ لانا، پولیس اور فرقہ وارانہ گروہوں کی گہری سازش ہے۔

جمیعت کے صدر مولانا مدنی نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ و صحیح تحقیق کرے اور مجرمین کے خلاف سخت کارروائی کرے تا کہ پھر دوبارہ شدت پسند و فرقہ پرست گروہوں کو غلط حرکات کرنے کی ہمت نہ ہو۔ انہوں نے حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا کہ وہ پولیس پر کڑی نظر رکھے۔ کیوں کہ وہ واقعہ کو غلط رخ دینے میں اہم رول ادا کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ واقعہ کی بلا تاخیر انکوائری بہت ضروری ہے، کیوں کہ اس معاملہ میں تھوڑی سی تساہلی یا غفلت خطہ میں مزید بے چینی و بدامنی کا سبب بن سکتی ہے۔

مولانا مدنی نے کہا کہ قادیانیت کا معاملہ مسلمانوں کے لیے انتہائی حساس مسئلہ ہے۔ اسے غلط رخ دینے سے مسئلہ صرف پنجاب کا نہیں رہے گا بلکہ تمام مسلمانوں کا بن جائے گا، اس لیے انتظامیہ کو پوری ذمہ داری اور ایمانداری سے معاملے کو حل کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔